حق کا داعی اور مسلک سلف کا ترجمان

الجماعة

ستمبر - اکتوبر ۲۰۲۴ء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یوم پیدائش کا جشن منانا

● تحریر: ڈاکٹر سعید بن علی بن وہف القحطانی رحمہ اللہ ● ترجمہ: شیخ عنایت اللہ سنابلی مدنی (داعی و باحث صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی)

مجلسیں روشن اور دل تاریک

تم اپنے گھروں کو مجلسوں سے آباد کرتے ہو مگر تمہیں اپنے دل کی اجڑی ہوئی بستی کی بھی کچھ خبر ہے؟ تم کافوری شمعوں کی قندیلیں روشن کرتے ہو مگر اپنے دل کی اندھیاری کو دور کرنے کے لیے کوئی چراغ نہیں ڈھونڈتے۔ تم پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو مگر آہ! تمہارے اعمال حسنہ کا پھول مرجھا گیا. تم گلاب کے چھینٹوں سے اپنے رومال و آستین کو معطر کرنا چاہتے ہو مگر آہ! تمہاری غفلت کہ تمہاری عظمت اسلامی کی عطر بیزی سے دنیا کے مشام روح یکسر محروم ہیں!

امام الھند مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ

(رسول رحمت: ۵۸)

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ید اللہ علی الجماعۃ

حق کا داعی اور مسلک سلف کا ترجمان

مجلّہ

الجماعۃ

خصوصی شمارہ

ربیع الاول - ربیع الآخر ۱۴۴۵ھ • ستمبر - اکتوبر ۲۰۲۴ء

پتہ

دفتر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی ۱۴-۱۵، چوناوالا کمپاؤنڈ، مقابل بیسٹ بس ڈپو-ایل.بی.ایس مارگ، کرلا ویسٹ ممبئی-۷۰

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI

14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai - 400 070

9892255244 9892555244 ahlehadeesmumbai@gmail.com @JamiatSubai

subaijamiatahlehadeesmum SubaiJamiatAhleHadeesMumbai

www.ahlehadeesmumbai.com majallahaljamaah@gmail.com

ردِ بدعات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یوم پیدائش کا جشن منانا

● تحریر: ڈاکٹر سعید بن علی بن وہف القحطانی رحمہ اللہ ● ترجمہ: شیخ عنایت اللہ سنابلی مدنی (داعی وباحث صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی)

یوم پیدائش کا جشن منانا ایک گھناؤنی قسم کی بدعت ہے، جسے سب سے پہلے چوتھی صدی ہجری میں عبیدیوں نے ایجاد کیا، اہل علم ہر زمانہ میں اس بدعت کے بطلان کی وضاحت اور اس کے موجد اور اس پر عمل کرنے والوں کی تردید کرتے رہے، چنانچہ مندرجہ ذیل دلائل و براہین کی روشنی میں کسی کی یوم ولادت کا جشن منانا جائز نہیں:

۱- یوم پیدائش کا جشن منانا دین اسلام میں ان نو ایجاد بدعات میں سے ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مشروع نہیں فرمایا، نہ اپنے قول سے، نہ اپنے فعل سے اور نہ ہی اپنی تقریر سے، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہمارے رہبر اور امام ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمۡ عَنۡهُ فَٱنتَهُواْۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِ﴾ [الحشر:۷]

''جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ''۔

نیز ارشاد ہے:

﴿لَّقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٞ لِّمَن كَانَ يَرۡجُواْ ٱللَّهَ وَٱلۡيَوۡمَ ٱلۡأٓخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرٗا﴾ [الاحزاب:۲۱]

''یقینا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عمدہ نمونہ موجود ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے، اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے''۔

نیز نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ''. (بخاری:۲۶۹۷، مسلم:۱۷۱۸)

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے''۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کے خلفائے راشدین اور دیگر صحابۂ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم پیدائش کا جشن نہ منایا، اور نہ ہی اس کی دعوت دی، جب کہ وہ نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت کے سب سے افضل لوگ تھے، خلفائے راشدین کی بابت رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ من بعدي، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ''. (ابوداؤد:۴۶۰۷ و ترمذی:۲۶۷۶)

''میری سنت کو لازم پکڑو اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو، اسے دانتوں سے مضبوط جکڑ لو، اور دین میں نئی نئی باتوں سے بچو، کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

۳- یوم پیدائش کا جشن منانا جادۂ حق سے منحرف گمراہوں کا طور طریقہ ہے، کیونکہ سب سے پہلے عبیدیوں فاطمیوں (شیعوں کا ایک فرقہ) نے چوتھی صدی ہجری میں اس بدعت کو ایجاد کیا، یہ لوگ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سراسر جھوٹ منسوب ہیں، حقیقت میں یہ لوگ باختلاف اقوال یہودی یا مجوسی (آتش پرست) یا دہریہ بد دین لوگ تھے۔(دیکھئے:الابداع فی مضار الابتداع، از شیخ علی محفوظ ص:۲۵۱، والتبرک انواعہ واحکامہ، از ڈاکٹر ناصر بن عبد الرحمن الجدیع، ص:۳۵۹-۳۷۳، وتنبیہ اولی الأبصار إلی کمال الدین ومافی البدع من اخطار، از ڈاکٹر صالح سحیمی ص:۲۳۲)

ان کا سب سے پہلا بادشاہ المعزلدین اللہ عبیدی مغربی تھا، جو شوال ۳۶۱ھ میں مغرب سے مصر کی طرف نکلا، اور رمضان ۳۶۲ھ میں مصر پہنچا۔(دیکھئے: البدایۃ والنھایۃ، از امام حافظ ابن کثیر، ۱۱/۲۷۲-۲۷۳، ۳۴۵، ۱۲/۲۶۷-۲۶۸، و۶/۲۳۲، و۱۲/۶۳، و۱۱/۱۶۱، و۱۲/۱۳، و۱۲/۲۶۶، نیز دیکھئے: سیر اعلام النبلاء، از امام ذہبی، ۱۵/۱۵۹-۲۱۵۔

بتایا جاتا ہے کہ عبیدیوں کا سب سے آخری بادشاہ عاضدلدین اللہ تھا، جسے صلاح الدین ایوبی نے ۵۶۴ھ میں قتل کیا، امام ذہبی فرماتے ہیں: ''عاضد کا معاملہ صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں سرانجام پایا، یہاں تک کہ انھوں نے اسے نکال بھگایا اور بنوعباس کو بحال کیا، اور بنو عبید کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا، اور روافض کی حکومت کو کچل کر رکھ دیا، یہ چودہ لوگ تھے جو من مانی خلیفہ بن بیٹھے تھے۔''عاضد'' کے معنی ''کاٹنے والے'' کے ہیں، چنانچہ عاضد خود اپنے اہل خانہ کی حکومت کو کاٹ دینے والا ثابت ہوا، ۱۵/۲۱۲)

تو کیا کسی صاحب فہم مسلمان کے لئے جائز ہے کہ اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے روافض (شیعوں) کی تقلید اوران کے طریقہ کی پیروی کرے؟!

۴- اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی تکمیل فرما دی ہے، ارشاد ہے:

﴿ٱلۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ وَأَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلۡإِسۡلَٰمَ دِينٗا﴾ [المائدۃ:۳]

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا''۔

اور اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ کے کھلے پیغام کو لوگوں تک پہنچادیا ہے اور انہیں جنت تک پہنچانے اور جہنم سے دور کرنے والے ہر راستے کی رہنمائی کردی ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ ہمارے نبی ﷺ جو کہ انبیاء کرام میں سب سے افضل اور سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی ہیں، اور انبیاء میں از روئے تبلیغ ونصیحت سب سے اکمل ہیں، اگر یوم پیدائش کا جشن منانا اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین میں سے ہوتا تو اسے اپنی امت کو ضرور بتلاتے یا اپنی حیات مبارکہ میں اس کا اہتمام ضرور کرتے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''ما بعث الله من نبيٍ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ''. (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب الوفاء ببیعۃ الخلفاء، الأول فالأول: ۲/۱۴۷۳، حدیث نمبر: ۱۸۴۴)

اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس پر یہ واجب تھا کہ وہ جو بھی خیر وبھلائی جانتا ہوا اپنی امت کو اسکی رہنمائی کردے، اور جو بھی برائی جانتا ہو اس پر تنبیہ کردے۔

۵- اس طرح کی سالگرہوں کے ایجاد کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے دین مکمل نہیں فرمایا لہٰذا اس کی تکمیل کے لئے کچھ

تشریعی امور کا ایجاد کرنا ضروری ہے!!، نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت تک لائقِ عمل چیزیں نہیں پہنچائیں یہاں تک کہ بعد میں یہ بدعتی لوگ آئے اور اللہ کی شریعت میں اللہ کی غیر مشروع کردہ چیزیں یہ سوچ کر ایجاد کردیں کہ یہ اعمال انہیں اللہ سے قریب کردیں گے!! جبکہ یہ بڑی خطرناک اور اللہ اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر اعتراض والی بات ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کردیا ہے اور اپنے بندوں پر اپنی نعمت پوری کردی ہے۔

۶۔ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے وہ نصوص جن سے اسلام میں بدعات کے ایجاد پر تنبیہ، اتباع سنت کا حکم، اور قول وعمل میں حکم رسول کی مخالفت سے ڈرایا گیا ہے ان کی روشنی میں علماء محققین نے ایام پیدائش کی محفلوں کا انکار کیا ہے، اور ان سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

۷۔ یوم ولادت نبوی کا جشن منانے سے محبت رسول ﷺ کا تحقق نہیں ہوتا، بلکہ آپ کی محبت کا تحقق آپ ﷺ کی اتباع، آپ کی سنت پر عمل اور آپ کی اطاعت وفرمانبرداری سے ہوتا ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ﴾ [آل عمران: ۳۱]

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے کہ اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا''۔

۸۔ رسول اللہ کی یوم پیدائش کا جشن منانے اور اسے عید بنانے (یعنی اس پر سالانہ محفل منعقد کرنے) میں اہل کتاب یہود ونصاریٰ کی مشابہت ہے، جب کہ ہمیں ان کی مشابہت اختیار کرنے اور ان کی تقلید کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (دیکھئے: اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ اصحاب الجحیم، از شیخ الاسلام ابن تیمیہ: ۲/ ۶۱۴-۶۱۵ وزاد المعاد، از امام ابن القیم: ۱/ ۵۹)

۹۔ عقلمند کو اس بات سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کہ جا بجا لوگ کثرت سے محفل میلاد منعقد کرتے ہیں، کیونکہ حق زیادہ لوگوں کے کرنے سے نہیں پہچانا جاتا بلکہ حق شریعت کی دلیلوں سے پہچانا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَإِن تُطِعۡ أَكۡثَرَ مَن فِي ٱلۡأَرۡضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۚ﴾ [الانعام: ۱۱۶]

''اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ انکا کہا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کردینگے''۔

نیز ارشاد ہے:

﴿وَمَآ أَكۡثَرُ ٱلنَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِينَ﴾

''اور آپ کی خواہش کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لاسکتے''۔ [یوسف: ۱۰۳]

اور فرمایا:

﴿وَقَلِيلٞ مِّنۡ عِبَادِيَ ٱلشَّكُورُ﴾ [سبا: ۱۳]

''اور میرے بندوں میں بہت کم ہی شکر گذار ہیں''۔

۱۰۔ شریعت کا قاعدہ ہے کہ جس مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف ہوجائے اسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا دیا جائے جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡۖ فَإِن تَنَٰزَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِۚ ذَٰلِكَ خَيۡرٞ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلًا﴾ [النساء: ۵۹]

''اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور تم میں سے اختیار والوں کی، پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹا دو اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان ہے، یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے''۔

نیز ارشاد ہے:

﴿وَمَا ٱخۡتَلَفۡتُمۡ فِيهِ مِن شَيۡءٖ فَحُكۡمُهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِۚ﴾ [الشوریٰ:۱۰]

''اور جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے''۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص بھی محفل میلاد کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹائے گا وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ اللہ تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کرنے کا حکم دیتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمۡ عَنۡهُ فَٱنتَهُواْۚ﴾ [الحشر:۷]

''اور تمہیں جو رسول دیں لے لو، اور جس سے روکیں رک جاؤ''۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس بات کی وضاحت فرماتا ہے کہ اہل ایمان پر اس نے اپنے دین کی تکمیل اور اپنی نعمت تمام کر دی ہے، نیز اس سے یہ چیز بھی پوشیدہ نہ رہے گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ تو میلاد منانے کا حکم دیا، نہ خود منایا، اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا، لہٰذا معلوم ہوا کہ محفل میلاد دینِ اسلام کی کوئی چیز نہیں، بلکہ ایک نومولود بدعت ہے۔

۱۱۔ مسلمان کے لئے مشروع یہ ہے کہ اگر چاہے تو پیر کے دن کا روزہ رکھے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیر کے روزہ سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

''ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ''. (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھرٍ، وصوم یوم عرفۃ، وعاشوراء، والاثنین والخمیس: ۸۱۹/۲، حدیث نمبر: ۱۱۶۲)

''اسی دن میری ولادت ہوئی ہے، اور اسی دن نبی و رسول بنا کر مبعوث ہوا ہوں، یا مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے''۔

لہٰذا اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں پیر کے روز صرف روزہ رکھنا ثابت ہے، آپ کی ولادت باسعادت کا جشن منانا نہیں!!۔

۱۲۔ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اکثر و بیشتر منکرات اور مفاسد کی بھرمار ہوتی ہے، چنانچہ اس طرح کی محفلوں میں شریک ہونے والے اور ان کا مشاہدہ کرنے والے اس سے بخوبی واقف ہیں۔ بطور مثال (ان مجلسوں میں انجام پانے والے) چند حرام اور منکر امور درج ذیل ہیں:

اولاً: میلادی حضرات جو بھی قصائد یا مدحیہ اشعار ان محفلوں میں گاتے ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر اشعار شرکیہ کلمات، غلو آرائی اور مبالغہ آمیزی سے خالی نہیں ہوتے؛ جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے:

''لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ''. (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قولہ تعالیٰ: {واذکر فی الکتاب مریم...}، ۱۷۱/۴، حدیث نمبر: ۳۴۴۵)

تم (حد سے زیادہ تعریفیں کرکے) مجھے حد سے آگے نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاریٰ (عیسائیوں) نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

کوحد سے آگے بڑھا دیا تھا، میں اللہ کا بندہ ہوں، لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہو''۔

ثانیاً: میلاد کی ان محفلوں میں دیگر حرام امور بھی انجام پاتے ہیں، مثلاً مرد وزن کا اختلاط، گانے بجانے، ڈھول تاشے کے آلات کا استعمال، نشا آور اشیاء کا استعمال، اور بسا اوقات ان محفلوں میں شرک اکبر تک کا ارتکاب کیا جاتا ہے، جیسے رسول گرامی ﷺ کی ذات یا دیگر اولیاء کرام سے استغاثہ (فریاد) وغیرہ کرنا، اسی طرح قرآن کریم کی بے حرمتی کی جاتی ہے، چنانچہ اسی مجلس میں بیٹھ کر لوگ سگریٹ نوشی کرتے ہیں، اسی طرح ان مجلسوں میں بے حساب فضول خرچی بھی ہوتی ہے، نیز ان ایام میں مساجد میں سراسر باطل پر مبنیٰ ذکر کی مجلسیں اور حلقے قائم کئے جاتے ہیں جن میں بڑے زور زور سے لوگ قوالیاں گاتے ہیں اور حلقۂ ذکر کا رئیس تیزی سے تالیاں بجاتا ہے، یہ ساری چیزیں باتفاق علماء حق باطل اور حرام ہیں۔ (دیکھئے: الابداع فی مضار الابتداع، از شیخ علی محفوظ، ص:۲۵۱-۲۵۷)

ثالثاً: میلاد کی ان محفلوں میں ایک قبیح اور بدترین عمل یہ بھی انجام پاتا ہے کہ آپ کی ولادت کا ذکر آنے پر بعض لوگ ازروئے تعظیم وتکریم کھڑے ہوتے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ میلاد کی اس محفل میں حاضر ہوتے ہیں، چنانچہ اسی عقیدہ کے مطابق آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اور مرحبا کہتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں، اور یہ عظیم ترین جھوٹ اور بدترین جہالت ہے، کیونکہ رسول کریم ﷺ قیامت سے قبل اپنی قبر مبارک سے نہ تو نکل سکتے ہیں، نہ لوگوں میں کسی سے مل سکتے ہیں اور نہ ان مجلسوں میں حاضر ہو سکتے ہیں، بلکہ آپ اپنی قبر میں قیامت تک کیلئے مقیم ہیں اور آپ کی روح مبارک دارکرامت (جنت) میں اپنے رب کے پاس اعلیٰ علیین میں ہے۔ (دیکھئے: التحذیر من البدع، از علامہ شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، ص:۱۳)، جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿ثُمَّ إِنَّكُم بَعۡدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ۝١٥ ثُمَّ إِنَّكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ تُبۡعَثُونَ﴾ [المؤمنون:۱۵-۱۶]

''اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجانے والے ہو، پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے''۔

اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

" أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ".

''میں قیامت کے روز تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور میں قبر سے باہر نکلوں گا اور میں سب سے پہلا سفارشی ہونگا، اور سب سے میری سفارش قبول ہوگی''۔ (مسلم، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا محمد ﷺ علی جمیع الخلائق: ۴/ ۱۷۸۲، حدیث: ۲۲۷۸)

یہ آیت کریمہ، حدیث شریف اور اس معنی کی دیگر آیات واحادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبیٔ رحمت ﷺ اور آپ کے علاوہ دیگر اموات قیامت کے روز ہی اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے، سماحۃ الشیخ علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ علماء اسلام کا متفق علیہ مسئلہ ہے اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں''۔ (التحذیر من البدع، ص:۱۴، وص:۷-۱۴، اور دیکھئے: الابداع فی مضار الابتداع، از شیخ علی محفوظ، ص:۲۵۰-۲۵۸، و التبرک أنواعہ وأحکامہ، از ڈاکٹر ناصر بن عبد الرحمن الجدیع، ص:۳۵۸-۳۷۳، وتنبیہ أولی الأبصار...، ص:۲۲۸-۲۵۰)

Special Issue "AL-JAMAAH" Mumbai
September-October 2024

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی اپنے مقصد وجود اور مشن کی تکمیل میں بحمد للہ بساط بھر سرگرم عمل ہے اور خالص اسلام (کتاب وسنت) کی نشرواشاعت، دعوت الی اللہ، اصلاح نفوس، اصلاح ذات البین اور تعلیم وتربیت سے متعلق سرگرمیوں میں اپنا کردار نبھانے کی بھرپور سعی کررہی ہے۔ ذیل میں اس کی سرگرمیوں کا ایک خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔

- تربیتی اجتماعات کا انعقاد۔
- علماء وائمہ کے لئے سالانہ دورۂ تدریبیہ
- انفرادی ملاقاتیں اور دعوتی دورے۔
- ہینڈ بل، اشتہارات اور کتابوں کی اشاعت۔
- مجلہ الجماعہ کی اشاعت۔
- کتابوں کی مفت تقسیم۔
- مکاتب کا ماہانہ تعاون۔
- ضرورت مند افراد کا تعاون۔
- جلسے اور کانفرنسیں۔
- نزاعات کے تصفیہ کے سلسلے میں تگ ودو۔
- مصائب وحادثات سے دوچار پریشان حال لوگوں کا تعاون اور آسمانی وزمینی آفات پر بھرپور مدد۔

دینی وجماعتی شعور رکھنے والے تمام غیرت مند افراد سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ مذکورہ مشن کی تکمیل میں جمعیت کا بھرپور تعاون فرمائیں۔ جزاھم اللہ خیراً

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI
14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai - 400 070
9892255244 9892555244 ahlehadeesmumbai@gmail.com @JamiatSubai
subaijamiatahlehadeesmum SubaiJamiatAhleHadeesMumbai
www.ahlehadeesmumbai.com majallahaljamaah@gmail.com